Department of Islamic Studies 12/07/2021

M.A. Islamic Studies Semester I, Paper MIS-103

Topic: Naskhe Ijtehadi.

Dr. Mohd Akram Raza

نسخ اجتہادی:

دو متعارض دلیلوں میں سے ایک کا مؤخر ہونا کسی صحابی کے قول سے یا تاریخ سے یا ممانعت سے یا قواعد کلیہ کے ساتھ معارض ہونے سے یا نص متواتر یا مشہور کے ساتھ تعارض سے، یا اس صحابی کے عمل کے خلاف ہونے سے۔

صحابی کے قول سے نسخ کا علم ہونے کی مثال: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ: کہ آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا اور نہ کرنا دونوں رسول اللہ ﷺ کا عمل تھا اور بعد والا عمل وضو نہ کرنا ہے۔

(نسائی، كِتَاب الطَّهَارَةِ، بَاب تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتْ النَّارُ، حدیث نمبر: ۱۸۵، شاملہ، موقع الاسلام)

بتاریخ کے ذریعہ نسخ کا علم، حضرت شداد بن اوس رحمہ اللہ کی حدیث: پچھنے لگانے اور لگوانے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ (ترمذی، كِتَاب الصَّوْمِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، حدیث نمبر: ۷۰۵، شاملہ، موقع الاسلام)

جو معارض ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث: رسول اللہ ﷺ نے روزے اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ (ترمذی، كِتَاب الصَّوْمِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَاب مَا جَاءَ مِنْ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ، حدیث نمبر: ۷۰۶، شاملہ، موقع الاسلام)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوسری حدیث پہلی حدیث کے لیے ناسخ ہے؛ کیونکہ دوسری حدیث حجۃ الوداع سنہ ۱۰ھ کے موقع کی ہے اور پہلی حدیث سنہ ۸ھ میں فتح مکہ کے موقع کی ہے۔

ممانعت کے ذریعہ نسخ کے علم کا مطلب یہ ہے کہ دو حدیثیں محرم اور مبیح اکٹھا ہوں، ایک کی دلالت اباحت اصلیہ پر ہے اور دوسری کی ممانعت پر؛ تو چونکہ اصل اشیاء میں اباحت ہے، اس لیے مبیح کو منسوخ مانا جائے گا اور محرم کو ناسخ قرار دیا جائے گا، مثلاً:

عبدالرحمن بن شبل کی حدیث گوہ کی حرمت پر دلالت کرتی ہے راجح قرار دی جائے گی، حضرت خالد بن ولید کی حدیث پر جس سے اس کا حلال ہونا معلوم ہوتا ہے۔

اسی طرح فقہاء کسی حدیث کے شرعی قواعد کلیہ کے مخالف ہونے کی وجہ سے بھی اس کے منسوخ ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں؛ چنانچہ سلمہ بن محبق کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسے شخص کے متعلق جو اپنی بیوی کی باندی سے وطی کر بیٹھا تھا یہ فیصلہ دیا کہ اگر اس نے زبردستی کی ہے تو باندی آزاد ہوگئی اور اس پر اس کی مالکن کے لیے اس باندی کا مثل دینا واجب ہے اور اگر اس باندی کی مرضی سے اس نے یہ کام کیا تو باندی اس شخص کی ہوگی اور مالکن کے لیے اس باندی کا مثل اس پر واجب ہے۔ (سنن الکبری للبیہقی، باب ماجاء فیمن أتی جاریۃ، حدیث نمبر: ۶۸۵۲، شاملہ، مکتبۃ دارالباز، مکۃ المکرمۃ)

امام خطابی فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ فقہاء میں سے کوئی بھی اس حدیث کا قائل ہوگا؛ کیونکہ اس میں چند چیزیں اصول کے خلاف ہیں:

حیوان کا ضمان مثل سے واجب کرنا۔ زنا کے ذریعہ ملکیت حاصل کرنا۔ حد ساقط کرکے مالی سزا واجب کرنا۔ یہ تمام باتیں انوکھی ہیں، اس لیے اگر یہ بات اصول روایت کے مطابق صحیح اور ثابت بھی ہو تو منسوخ کیے جانے کے زیادہ مستحق ہے۔